ادارہ

# تنقید و تبصرہ

## صوفیائے بہار اور اردو

تصنیف پروفیسر محمد معین الدین دردائی

قیمت ۸ روپے

ناشر:- اکیڈمی ایجوکیشنل ریسرچ - آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی

کتاب "صوفیائے بہار اور اردو" ایک طرف اگر اردو ادب اور اس کی تاریخ کے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے تو دوسری طرف اس میں بہار کے تیس اصفیاء کرام کے سوانح اور ارشادات عالیہ سے بھی تعارف ہو جاتا ہے۔

پروفیسر محمد معین الدین دردائی اردو ادب کے کہنہ مشق ادیب اور استاد رہے ہیں اور اردو داں حلقے میں ایک معروف شخصیت ہیں، موصوف کی اس سے پہلے بھی کئی کتابیں شائع ہوئی ہیں جو اردو ادب میں اپنا مخصوص مقام رکھتی ہیں۔

زیر نظر کتاب کتابی سائز کے ۱۹۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ کتابت، اور طباعت سب معیاری ہیں ولائتی کپڑے سے خوبصورت مجلد ہے۔

کتاب کے آخر میں مولانا ولایت علی صادق پوری اور مولانا عنایت علی صادق پوری کا تذکرہ بھی آیا ہے۔ یہ دونوں بزرگ سید احمد شہید سے بیعت تھے اور ان کے ساتھ بالاکوٹ کے جہاد میں شریک تھے۔ اور جب سید صاحب

کا سندھ سے گذر ہوا تھا اور حیدرآباد سندھ میں تالپور حکمرانوں سے سید صاحب کی ملاقات ہوئی تھی تو یہ دونوں بزرگ بھی اس میں شریک تھے۔

صادق پور، عظیم آباد کا ایک محلہ تھا جسے انگریزوں نے بر بنائے مخاصمت ۱۸۶۳ء کے بعد کھدوا کر پھینک دیا اور ویران کر دیا۔ لیکن اس کی عظمت اور تقدس کو وہ نہ اس وقت مٹا سکے اور نہ آج اس میں کمی آئی ہے۔

علمائے صادق پور کی تحریک کا تعلق حضرت سید احمدؒ بریلوی کی دعوت و تحریک سے تھا۔ حج بیت اللہ سے واپسی میں حضرت سید احمد بریلوی نے صادق پور (پٹنہ) میں قیام کیا اور اس وقت علمائے صادق پور اور ان کے اہل خاندان سید صاحب کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔

علمائے صادق پور مجاہدین اسلام تھے۔ مولنا ولایت علی اور عنایت علی نے حضرت سید احمد بریلوی کے ساتھ پنجاب کے سکھوں سے جہاد کرنے کے سلسلہ میں راجستھان، سندھ، بلوچستان، اور افغانستان کا بھی سفر فرمایا۔ سید صاحبؒ کی شہادت کے بعد جنوبی ہند میں اس تحریک کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں سنبھال لی۔

ابتداء میں ۱۵ صفحات کا مولانا اعجاز الحق صاحب قدوسی کا لکھا ہوا مقدمہ ہے جو کتاب کے تعارف میں بیش بہا معلومات کا اضافہ ہے۔

---

غلام مصطفیٰ قاسمی نے زاہد پریس حیدرآباد سے چھپوا کر
شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد سے شائع کیا